





(رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اسی شخص نے حضرت ابوبکر کے پاس جا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکر بہت رقیب القلب تھے، انہوں نے حضرت عمر سے کہا اے عمر تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ، حضرت عمر نے کہا آپ امامت کے لیاں عقدا رہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ان ایام میں حضرت ابوبکر امامت کراتے تھے، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ افادہ محسوس فرمایا تو آپ درود آدمیوں کے سہاگے ظہر پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے، ان دو میں سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابوبکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رخصت ہوئے (پہنچے پہنچے گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے نہ مٹنے کا اشارہ کیا اور دونوں سے فرمایا مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو، انہوں نے سبیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا، حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرنے لگے، اور لوگ حضرت ابوبکر کی کجیرت سن کر نماز پڑھتے رہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر امامت فرما رہے تھے، بعد ازاں کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباس کے پاس گیا اور میں نے کہا کیا میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام حالات کی حدیث نہ سناؤں جو میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے، انہوں نے کہا سناؤ، میں نے وہ روایت سنائی، انہوں نے حدیث میں کسا چیز سے اختلاف نہیں کیا سوا اس بات کے کہ انہوں نے پوچھا

أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِمَنْزِلِهِ  
أَبُو بَكْرٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَهِدَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ تَفْسِيهِ  
يُحَقِّقُ فَخَوَّجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا  
الْعَبَّاسُ يَصَلُّوهُ الطُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي  
بِالْعَبَّاسِ فَلَمَّا نَامَ أَبُو بَكْرٍ دَهَبَ لَيْتًا أَخَذَ  
فَأَذَى إِلَيْهِ الْعَبَّاسُ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَتَالَ نَعْمًا أَجْلَسَا فِي الْإِلَى  
جَلِيهِمْ فَاجْلَسَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ  
أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ يَصَلُّوهُ  
الْعَبَّاسُ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ  
يُصَلُّونَ يَصَلُّوهُ إِلَى بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ صَلَّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَمَّلْتُ قَالَ عُبَيْدُ  
اللَّهُ فَتَدَخَّلْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ نَبِ  
عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَنْكَ مَا  
حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْوَانَ الشَّيْبِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هَاتِ كَعْرَضْتُ  
حَدَّثَنِي عَنْهَا عَلَيْهِ قَتْمًا أَتُكْوَعُهُ شَيْئًا  
عَبْدَ آتَمًا قَالَتْ أَمْسَعَتْ لَكَ الرَّجُلُ  
الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ  
هُوَ عَلَى مَا رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -

کیا حضرت عائشہؓ نے حضرت عباسؓ کے ساتھ ملے  
دوسرے شخص کا نام بتایا تھا میں نے کہا نہیں!  
فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر  
ابتداءً بیارہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نہ تمام ازدواج مطہرات سے حضرت عائشہ کے گھر  
ایام ملاکت میں رہنے کی اجازت طلب کی تمام ازدواج  
نے آپ کو اجازت دے دی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباسؓ اور ایک  
اور شخص کے سہارے چل کر اس مال میں گئے کہ آپ  
کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ بعد ازاں  
کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے پوچھا کہ  
جس شخص کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں  
لایا جانتے ہو وہ کون تھا وہ "حضرت علی" تھے  
رضی اللہ عنہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی  
اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم بیارہے آپ کا درو شدید ہو گیا تو آپ  
نے تمام ازدواج مطہرات سے میرے گھر ایام ملاکت  
میں رہنے کی اجازت طلب کی، تمام ازدواج نے اجازت  
دے دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آدمیوں  
کے ساتھ اس مال میں تشریف لائے کہ آپ  
کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے، ایک حضرت  
عباسؓ تھے اور دوسرے ایک اور شخص، بعد ازاں  
کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے  
بیان کی تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے  
وہ دوسرا شخص کون تھا میں کا حضرت عائشہؓ نے نام  
نہیں لایا، میں نے عرض کیا نہیں فرمایا وہ حضرت علیؓ

۸۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ  
وَالْفُضْلُ بْنُ رَافِعٍ كَالْأَنبَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ  
أَنَا مَعَهُ قَالَ الرَّهْزِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَبَّادٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّهَا كَانَتْ أَوَّلَ مَا اشْتَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَاسْتَأْذَنَ  
أَزْوَاجَهُ أَنْ يُعْمَرْضَ فِي بَيْتِهَا فَأَذِنَ فَكَانَتْ  
فَعَوَّجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَقْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ  
يَدٌ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَحْطُ بِرَجُلَيْنِ فِي  
الْأَرْضِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ ابْنُ  
عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي كُنَّ  
تُسَمِّي عَائِشَةَ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّظْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۸۴۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ وَالْمَلِكُ بْنُ شُعَيْبٍ  
الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عُقَيْبُ بْنُ مَحْلَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ تَسْمُو كُلَّ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَاسْتَدْرَجَهُمْ وَجَعَلَ اسْتِئْذَانُ أَزْوَاجِهِ  
فِي أَنْ يُعْمَرْضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَعَوَّجَ بَيْنَ  
رَجُلَيْنِ كَحِطِّ رَجُلَةٍ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ  
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ فَاخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بِأَنِّي كَانَتْ تَسْمُو  
فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنْ  
الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي كُنَّ تَسْمُو عَائِشَةَ قَالَ



قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ -

۸۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ  
الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَسْعُودٍ  
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ لَعَنَ مَا أَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كُفْرِي  
مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمَرِقَةٍ فِي قُلُوبِي أَنَّ يُحِبَّ  
النَّاسَ بَعْدَهُ رَجُلًا تَامَرًا مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا  
إِنِّي كُنْتُ أَمَرِي أَنَّهُ لَنْ يَخُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ  
إِلَّا يَكْتَسِبُ مِنَ النَّاسِ بِهِ قَارِذَةً أَنْ يَغْدِلَ  
ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ -

۸۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَائِجٍ وَعَبْدُ  
بُنِ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِي فِي رَأْفَةٍ قَالَ عَبْدُ أَفَادَ  
قَالَ ابْنُ رَافِعٍ مَا بَعْدَ الزَّهْرَانِ قَالَ أَنَا مَخْمَرٌ  
قَالَ الزَّهْرَانِيُّ وَأَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِيئِي قَالَ مُرُّوا  
أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا  
قَرَأَ النِّعْمَانَ يَسْتَلِكُ رُكْعَةً كَلَّمَكَ مَرَّتَ  
غَيْرَ آفِي يَكْفِي قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي إِلَّا كَرَاهِيَةٌ  
أَنْ يَكْتَسِبَ مِنَ النَّاسِ بِأَوَّلِ مَنْ يَخُومُ فِي مَقَامِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَالَ  
فَرَأَيْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ  
أَبُو بَكْرٍ فَيَا فَكُفُّ مَوَاجِبَ يُؤَسِّفُ -

۸۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا  
أَبُو مَعَاوِيَةَ وَكَرْبُورَةُ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

تھے (رضی اللہ عنہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (حضرت ابوبکر  
صدیق رضی اللہ عنہ کے امام بنانے پر) رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اصرار کیا، اور اس کی وجہ یہ  
تھی کہ مجھے اس بات کا خیال نہ تھا کہ اگر اس شخص  
سے محبت کریں گے جو آپ کی جگہ کھڑا ہو، بلکہ میرا  
خیال یہ تھا کہ جو شخص آپ کی جگہ کھڑا ہوگا، اس سے  
بڑھ گئی ہیں گے اس لیے میں نے کہا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کی جگہ کس اور شخص کو  
امام بنالیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے  
تو آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ جاہل گرائیں۔  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب ہیں  
جب وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو اپنے  
آنسوؤں کو ہمیں روک سکتے، آپ حضرت ابوبکر کی جگہ  
کسی اور شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں۔  
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قسم بخدا یہ بات میں نے  
صرف اس وجہ سے کہی تھی کہ کہیں لوگ یہ بڑھ گئی نہ  
ہیں کہ جو شخص سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے منسلے پر کھڑا ہوا وہ ابوبکر تھے، آپ فرماتی ہیں  
میں نے دو تین بار اصرار کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ جاہل گرائیں تم  
یہ سخت علیہ السلام کے عہد کی عورتوں کی طرح ہو۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور حضرت بلال



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلانے آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر بیت رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے آپ حضرت عمر کو امامت کے لیے فرمائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو جماعت کرائیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے، آپ حضرت عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیں حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حضرت یوسف کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب حضرت ابوبکر نے نماز پڑھ کر رکعتیں پڑھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض میں کھٹیف محسوس کی آپ دو آدمیوں کے ساتھ آئے، درآں حالیکہ آپ کے پیروں سے لکیریں پڑ رہی تھیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب آپ مسجد میں آئے تو حضرت ابوبکر نے آپ کی آہٹ محسوس کی تو مصلے سے پیچھے ہٹ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آکر حضرت ابوبکر کی مائیں جانب بیٹھ گئے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر جماعت کو کہہ رہے تھے اور حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں

وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ  
الْعُمَرَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَاءَ بِكُلِّ يَوْمٍ مَنَاسِكَةٍ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ  
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَكَانَتْ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ  
أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقَعُ مَقَامُكَ لَا يُسْمِعُ  
النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُلْتُ  
لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقَعُ  
مَقَامُكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ  
فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْ لَأَنْتُمْ مَرَاغِبٌ يَوْمَ  
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ  
فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَلْفِيفٍ حَقِيقَةً فَقَامَ  
يُحَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَيَا جُلْدَةً تَغْطِيَانِ فِي  
الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ  
أَبُو بَكْرٍ صَعْدَهُ وَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَذَى إِلَيْهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّكَ مَكَانَهُ  
وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَتْ فَكَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ  
جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ  
بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقْتَدِي  
النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

ناز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تکجیلات پر نازاں کر رہے تھے۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دیکھتی رہی کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکر (حضرت) ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بٹھا دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کو اسے لگے اور حضرت ابو بکر جلد آواز نہ نکلیں پڑھتے رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں مکہ و یا کہ ابو بکر جماعت کو اس میں حضرت ابو بکر نماز پڑھاتے رہے، عہدہ کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکلم محسوس ہوا تو آپ باہر تشریف لائے، اس وقت حضرت ابو بکر جماعت کو اسے لگے، جب (حضرت) ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو مجھے ہنسنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دے کر وہیں کھڑے رہنے کے لیے فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکر (حضرت) ابو بکر کے پہلو میں بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو اسے لگایا اور لوگوں نے حضرت ابو بکر کی تکجیروں کی آواز سن کر ارکان نماز ادا کیے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں (حضرت) ابو بکر جماعت کو اسے لگاتے تھے حتیٰ کہ پیر

۸۴۶ - حَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ الْيَقِينِيُّ قَالَ أَخْبَأَ ابْنُ مُسَيْمٍ ۚ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَأَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ ۖ وَكَلاَهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِمَا الزُّهْنِيُّ وَنَحْوُهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي كُوفِيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسَيْمٍ قَالَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُجْلِسَ إِلَى جَنْبِهِ وَكَانَ الْقَوِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسَمِّعُهُ الْكُفَيْرُ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ مُسَيْمٍ وَابْنُ أَبِي خَبِيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا لَا ابْنَ نَسِيرٍ عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَسِيرٍ وَآلُفُهُمْ مُتَّفَقًا بِهِ قَالَ نَأْيُ قَالَ نَأْيُ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّيُ بِهِمْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَسِيمٍ خِفَةً فَخَرَجَ إِذَا أَبُو بَكْرٍ يَوْمُ مَرَاتِنَ فَكَلَّمَ أَلَا أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَتَأَمَّرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى كَمَا أَتَيْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِمُصَلِّوَيْهِ أَبِي بَكْرٍ -

۸۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ عَنْ عَمْرِو النَّاقِدِ وَحَسَنُ الْحَكْوَانِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخِيرٍ فِي وَقَالَ الزُّهْرَانِ نَأْيُ عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ



کے دن جب تمام صحابہ صفت باندھے ناز پڑھ رہے تھے تو آپ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا پھر کھڑے ہو کر ہماری طرف دیکھا اس وقت آپ کا رخ افرد و رقہ قرآن کی طرح گھٹا تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر اکر کھڑے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور زیارت سے ناز کی حالت میں ہم عروشی سے دیوانے ہو گئے، اور حضرت ابوبکر اس گمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناز کے لیے تشریف لارہے ہیں پیچھے ہٹ کر صفت میں ملنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے صحابہ سے فرمایا کہ تم اپنی ناز پوری کرنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ میں واپس چلے گئے اور پردہ گرا دیا، اور اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن اس وقت دیکھا جب آپ نے حجرہ کا پردہ اٹھا کر دیکھا۔

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائے، اور ان ایام میں حضرت ابوبکر جماعت کراتے رہے، اس کے بعد ایک

سند قال نايف عن صالح بن ابي شهاب قال اخبرني انس بن مالك ان ابا بكر كان يصلي نهارا وجهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى اذا كان يوم الاثنين وهو صغوف في الصلوة كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم سترة الحجرة فنظر اليها وهو قائم كان وجهه وركبته مضمحل ثم تبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرجنا قال فبهتنا ونحن في الصلوة من فخرج يخرؤج القبي صلى الله عليه وسلم وتكلم ابو بكر عن عتبة ليصل الصف وعلق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خارب للصلوة فاستأذنه رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه وسلم بيده ان يستعوا صلواتكم قال ثم دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتقى الشتر قال كسوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه ذيلك -

۸۴۹ - وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا تَأْسُفًا بَنُو عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَظَرُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ الشَّكَّارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ يَهْدِيهِ الْفَقِيهَةُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَشْبَعٍ - ۸۵۰ - وَحَدَّثَنِي مُعْتَمِدُ بْنُ دَاوُدَ وَعَمْرُو بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمُرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ بَنُو عُيَيْنَةَ يَشْهَرُونَ -

۸۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّمَّانِ وَهَارُ بْنُ بُوَيْعٍ أَنَّكَ إِذَا نَظَرْتَ الْقَمَدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ نَظَرْتُ الْعَزِيزُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا يَخْرُجُ الْاِثْنَيْنِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَاتِلًا قَامَتِ الصَّلَاةُ



فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَعَدُّ مَرَقًا مَرَقِيٍّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِيَالِ كَذَقَعَهُ فَلَمَّا وَصَحَ لَنَا وَجِبُ يَبْقِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقُولُ مَا مَنَعَنَا أَنْ نَعْلَمَ كَأَنَّا أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ فَجْهِ الْكِبَرِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَصَحَ لَنَا قَالُوا فِي يَوْمٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَعَدَّ مَرَقًا مَرَقِيٍّ يَبْقِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَالِ فَتَعَدَّ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجموعہ) پر وہ کے پاس کھڑے ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو چاہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ اللہ تعالیٰ نے دیا اور ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر سب سے بڑھ کر غریبوں کو کھانا نہیں دیکھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤں، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا پردہ گر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک ہم آپ کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔

۸۵۲۔ حَتَّى لَمَّا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ مَا حَسِنَ بَيْنَ عَلِيٍّ عَنِ تَرَاثُفٍ عَنْ عُبَيْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرَّضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَدَّ مَوْضِعَهُ فَقَالَ مُوسَى أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ ثَمَالَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتَّى يَنْقُضَ مَعًا مَلَكٌ لَا يَسْتَيْطِئُ أَنْ يُصِلَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُوسَى أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَإِنَّكَ مَوَاجِبٌ يُؤَسِّفُ قَالَ فَصَلَّى بِهَذَا أَبُو بَكْرٍ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور جب آپ کا مرض شدید ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں، (حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ! (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے چہرہ وہ آپ کی جگہ سے پر کھڑے ہوں گے تو جماعت نہ کرائیں گے آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں، تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کی طرح ہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحہ تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا آپ کے شافی الامراض ہونے کے معافی نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۸۴۰ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہونے سے یہ ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا مرض میں مبتلا ہونا جائز ہے تاہم ایسے امراض جن سے لوگ طبعا نفرت کرتے ہیں، جیسے بدن میں کیڑے پڑ جانا یا جو شافی موت کے خلاف ہوں، مثلاً جنون وغیرہ وہ انبیاء علیہم السلام کو لاحق نہیں ہوتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر عمر میں دوسرا صوبہ بے ہوشی کے مرض میں مبتلا ہوئے اور اس مرض کے دوران خالی



حقیقی سے جاملے اس میں یہ بتلانا مقصود تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بیماروں کو شفا پانے کی مثلاً حضرت ابوبکرؓ کی درہم خود وہ ایڑی میں لعاب دہن لگایا تو وہ ٹھیک ہو گئے (مشکوٰۃ ۵۶۶)۔ حضرت علیؓ کی دھمکتی ہوئی آنکھ میں لعاب دہن لگایا تو ٹھیک ہو گئی (بخاری ج ۵ ص ۴۱۳)۔ حضرت قتادہ بن نضالؓ کی آنکھ کا ڈھیلا نکل گیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ نے لعاب دہن لگا کر ڈھیلا نکلنے کی آنکھ میں رکھ دیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو گئی (اصابہ ج ۲ ص ۲۲۵)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بیماروں کو محض اپنے لعاب دہن سے شفا دے کر یہ بتا دیا کہ میں تم جیسا نہیں ہوں اور خود ہیہوشی کے مرض میں مبتلا درہم کہ یہ سمجھا دیا کہ میں خدا جیسا نہیں ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

مکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبیت کہاں  
بمذبح ہیں وہ سر نہاں یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حضرت ابوبکرؓ کا امامت کو اس لئے سے غدر پیش کرنے کا سبب  
حضرت ابوبکرؓ کے فرمان کے باوجود حضرت عمرؓ کو امامت کرنے کے لیے کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابوبکرؓ بہت زیادہ رقیق القلب تھے انھیں غدر شہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے غیر موجودگی میں غدار پڑ جانے کے سبب ان پر رنج و غم کا ایسا غلبہ طاری ہو گا کہ وہ اپنے آنسوؤں کو اور بے اختیار نکل جانے والی سسکیوں کو روک نہ سکیں گے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب امام کو فہم لا حق ہو تو وہ کسی دوسرے شخص کو اپنا خلیفہ مقرر کر سکتا ہے، نیز اس حدیث سے حضرت ابوبکرؓ کی تمام صحابہ کرام پر فضیلت ثابت ہوئی ہے، کیوں کہ نگاہ رسالت میں اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور شخص افضل ہوتا تو آپ اس کو امام بنانے کا حکم دیتے، اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ حضور کے بعد خلافت کے سبب سے زیادہ مستحق حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ہے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے رقت قلبی کی بنا پر جب خود کو مفدور پایا تو تمام صحابہ میں سے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غار پڑ جانے کے لیے کہا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ افضل جب اپنا حق مفصول کو پیش کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ حق افضل ہی کو نثار دے اور اس کو نہ قبول کرے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ کی پیشکش کش کے باوجود حضرت ابوبکرؓ کو امام بنایا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام خلافت میں سترہ نازیں پڑھائیں۔  
عین حالت نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے کا بیان

۱۔ ملا علی بن سلطان محمد انقاری متوفی ۱۰۱۲ھ، مرقات ج ۵ ص ۹۶، مطبوعہ مکتبۃ اعدایہ طاب ۱۳۹۰ھ



حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔

حضرت ابو بکرؓ ظہر کی ناز پڑھا رہے تھے، اور اسکی وطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے آئے اور حضرت ابو بکرؓ نے عین حالت ناز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی اور خود پیچھے جھٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سطلے پر بٹھا دیا اور اپنی امامت کو ناز کے درمیان سے چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں ناز پڑھنے لگے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو اس فعل سے نہیں روکا اور یہ نہیں فرمایا کہ عبادت کے دوران تم میری تعظیم کو رہے ہو، اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ:

”اور شیخ یا اسی جیسے اور بنگال کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی جہت کو دگا دینا اپنے میل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بڑا ہے، کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور میل اور گدھے کے خیال کو قرۃ العین قدر مسجد کی جوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو ناز میں ملحوظ مردہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔“  
خود فرمائیے اس عبارت کے پیش نظر نماز میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صوف تعظیم سے خیال لانا شرک قرار پایا تو عین حالت نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالفعل تعظیم کرنا کتنا بڑا شرک ہو گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابو بکرؓ کو اس شرک سے نہرو کا تراب پر کیا حکم لگے گا۔  
نیز اہم بخاری روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللہ صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فلو یزل قائما حتی ھمت بامر سوء قلنا ما ھمت قال ھمت ان اقدوا ذم النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہجد کی ناز پڑھی، آپ بہت دیر تک کھڑے رہے، حتیٰ کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا، ہم نے پوچھا آپ نے کیا ارادہ کیا تھا، کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں۔

نفی ناز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن حضرت ابن مسعودؓ نے اس کو بڑا جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے رہیں اور وہ بیٹھ جائیں اس لیے ان کا یہ قیام صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے تھا، اور یہ تعظیم عین حالت ناز میں تھی۔

حضرت ابو بکرؓ کی اقتدار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز پڑھنے کا بیان | علامہ علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ:

۱۔ شیخ اسماعیل دہلوی مترقی ۱۲۴۶ھ، صراط مستقیم ص ۸۶ (نارسی) مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور  
۲۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری مترقی ۲۵۲ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۲-۱۵۳، مطبوعہ نور محمد راجع المطابع کراچی ۱۳۸۱ھ



امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ جو آخری نماز پڑھی ہے وہ حضرت ابوبکر کی اقتداء میں پڑھی ہے، اور مسلم شریف کی اس روایت میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا ذکر ہے، یہ مفسر یا اتوار کے دن ظہر کی نماز تھی، اور پیر کے دن صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں پڑھی، شاید یہ کہ بخاری اور مسلم کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن صبح کی نماز کی جماعت کے وقت مجروح تھے، باہر نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھ کر غرض ہو کر واپس چلے گئے تو یہ صبح کی پہلی رکعت کا واقعہ ہے کیونکہ موسیٰ بن عقبہ نے منافی میں اور ابوالاثر نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ پیر کی صبح کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخارا تر مہیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس اور ایک نوجوان کے سہارے مسجد میں تشریف لے گئے، اور لوگ اس وقت حضرت ابوبکر کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھ چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے پیلوں میں کھڑے تھے، حضرت ابوبکر نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آگے کر دیا اور یہ دوسری رکعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں پڑی، اس کے بعد آپ نے جو رکعت رو گئی تھی وہ پڑھی۔

یہ سہارا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نماز تھی، اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ نماز میں حضرت ابوبکر کو امام بنایا اور خود آپ نے اور تمام صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز پڑھی۔ سہ اوپر حضرت ابوبکر کی خلافت کی طوٹ واضح اشارہ ہے، اور علامہ بیہقی نے تحریر فرمایا ہے کہ ایام وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار حضرت ابوبکر کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے۔ ۱۱

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ عائشہ آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بگڑن مٹا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ سنن دارقطنی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانب تو صرف حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری جانب بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے تھے کہیں اسامہ بن زید اور کہیں فضل بن عباس رضی اللہ عنہم تو چونکہ دوسری جانب کئی مہینے شمس نہیں تھا۔ اس لیے آپ نے رجل آخرہ دوسرا شخص فرمایا تاکہ اس بغداد کا مہوم تغیر صحابہ کو شامل ہے۔ ۱۲

حضرت ابوبکر کی اقتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے متعلق احادیث

اہم ترمذی روایت کرتے ہیں:

عن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

۱۱۔ علامہ قاری متوفی ۱۰۱۴ھ، مرقاة المفاتیح ج ۳ ص ۱۰۲، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ لبنان، ۱۳۹۰ھ

۱۲۔ علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۵، ص ۱۹۰، مطبوعہ ادارۃ الطباعة المنيرية مصر ۱۳۴۲ھ

۱۳۔ علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۵، ص ۱۸۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۲ھ



عليه وسلم خلف أبي بكر في مرضه الذي مات فيه قاعداً - ۱۵

جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس میں آپ نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

امام نسائی روایت کرتے ہیں:  
عن انس قال آخر صلوة صلاحاً رسول الله صلى الله عليه وسلم مع القوم صلى في ثوب واحد متوشحاً خلف أبي بكر - ۱۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ جو آخری نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھی وراں مالیکہ آپ نے ایک چادر پہنی ہوئی تھی اور سینہ پر اس کی گرہ باندھی ہوئی تھی۔

امام احمد روایت کرتے ہیں:  
عن انس قال آخر صلوة صلاحاً رسول الله صلى الله عليه وسلم مع القوم صلى في ثوب واحد متوشحاً خلف أبي بكر - ۱۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ جو آخری نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر کی اقتداء میں تھی وراں مالیکہ آپ نے ایک چادر پہنی ہوئی تھی اور سینہ پر اس کی گرہ باندھی ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔  
امام ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں:

عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف أبي بكر جالسا في ثوب متوشحاً في مرضه الذي مات فيه - ۱۵

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس میں آپ نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں ایک چادر پہنی کر نماز پڑھی وراں مالیکہ آپ نے سینہ پر اس کی گرہ باندھی ہوئی تھی۔

- ۱۵۔ امام ابو یوسف بن محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۵۹ھ جامع ترمذی ص ۷۹، مطبوعہ دار محمد کاؤخانہ تہذیب کتب کراچی  
۱۶۔ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۸۳ھ، سنن نسائی ج ۱ ص ۸۰، ۸۱  
۱۷۔ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ، مسند احمد ج ۳ ص ۳۳۳، ۳۱۶، ۱۵۹، مطبوعہ مکتبہ اسلامی بیروت ۱۳۹۸ھ  
۱۸۔ حافظہ الدین علی بن ابی بکر الحدادی متوفی ۸۰۰ھ، مواہظ الطوائف الی زوائد ابن حبان ص ۱۰۵، مطبوعہ دار المکتبہ العلمیہ بیروت  
۱۹۔ حافظہ احمد بن علی الملقی التمیمی متوفی ۳۰۴ھ، مسند ابویوسف ج ۲ ص ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، مطبوعہ دار المامون ثلاث بیروت ۱۴۰۲ھ



امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

الخبرنا ابو عبد الرحمن السلمي من اصل  
كتابه ثنا ابو العباس الاصم ثنا ابو امية يعق الطرسوسي  
ثنا شعبة ابن مسور ثنا شعبة ثنا نعيم بن ابي هند قال  
سمعت ابا حائل يحدث عن مسروق عن عائشة رضي  
الله تعالى عنها ان ابا بكر رضي الله تعالى عنه صلى بالناس  
في رجوع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصف و  
هكذا رواه بدل بن المحبر عن شعبة (واخبارنا) ابو  
عبد الله الحافظ ان ابا عبد الله بن محمد الفاكهي  
ثنا ابن ابي مسرة ثنا بدل بن المحبر فذكره بمثل  
رواية الطرسوسي عن شعبة (روينا) عن انس  
ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى خلف ابي بكر  
رضي الله عنه قال الشافعي رحمه الله لو صلى رسول  
الله صلى الله عليه وسلم خلف ابي بكر مرة لم يمت ذلك  
ان يكون صلى خلفه ابو بكر اخري قال الشيخ وقد ذهب  
موسى بن عقبة في مغازيه ان ابا بكر صلى من صلاة  
الصبح يوم الاثنين ركعة وهو اليوم الذي توفي فيه  
النبي صلى الله عليه وسلم فوجد النبي صلى الله عليه  
وسلم في نفسه خفة فخرج فصلى مع ابي بكر ركعة  
فلما سلم ابو بكر قام فصلى الركعة الاخرى فيصلي  
ان تكون هذه الصلاة مراد من دوى انه صلى  
خلف ابي بكر في مرفئه فاما الصلاة التي صلاها  
ابو بكر خلفه في مرفئه فهي صلوة الظهر يوم  
الاحد او يوم السبت كما روينا عن  
عائشة وابن عباس في بيان الظهر فلا  
تكون بينهما منافاة ويصح الاحتجاج  
بالخير الاول - له

نیز امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

ثنا - امام ابو بكر احمد بن حسين بيهقي مترقي ٢٥٨ هـ، سنن كبرى ج ٢ ص ٨٣، مطبوعه نشر السنة لمكان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود تھا تو حضرت ابو بکر  
رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم صف میں تھے، اور حضرت انس رضی اللہ  
عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، امام  
شافعی رحمہ اللہ نے کہا اگر ایک بار رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کے پیچھے نماز پڑھی ہو  
تو وہ اس کے غلام نہیں ہے کہ دوسری بار حضرت  
ابو بکر نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہو، امام موسیٰ  
بن عقبہ نے مغازی میں لکھا ہے کہ پیر کے دن  
صبح کو حضرت ابو بکر نے ایک رکعت نماز پڑھائی،  
اور اسی دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی،  
اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ محسوس ہوا،  
تو آپ نے اگر حضرت ابو بکر کے ساتھ ایک رکعت  
نماز پڑھی، جب حضرت ابو بکر نے سلام پھیرا تو آپ  
نے دوسری رکعت پڑھی، جن لوگوں نے مرنے وفات  
میں حضرت ابو بکر کے پیچھے حضور کے نماز پڑھنے  
کی روایت کی ہے، ہر کتاب ہے اس سے یہی مراد  
ہو، اور حضرت ابو بکر نے جو نماز ایام میں میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی تھی، (جس  
کا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ذکر ہے) وہ جنتہ  
یا آوار کے دن ظہر کی نماز تھی جس کو حضرت عائشہ اور  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے  
پس دونوں مدثریوں میں قائل نہیں ہے۔

وفي هذه الرواية الصحيحة، ان النبي صلى الله عليه وسلم تقدم في تلك الصلاة، وعلق ابو بكر رضي الله عنه صلاته بصلوته. وكذلك رواه الاسود بن يزيد وابن اختناعة بن الزبير وكذلك رواه الامام احمد بن حنبل عن عبد الله بن عباس موقداً خبرنا ابو الحسن محمد بن الحسين العلوي، قال: اخبرنا ابو حامد بن شريك قال: حدثنا ابراهيم بن عبد الله، قال: حدثنا شعبة بن سوار، قال: حدثنا شعبه، عن نعيم بن ابي هند، عن ابي وائل، عن مسروق، عن عائشة، قالت: صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه خلف ابي بكر، فاعداً، وكذلك روى عن الاسود عن عائشة في احادي الروایتين عن الاعشى

امام بخاری اور امام مسلم کی صحیح روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ کر مصطفیٰ پر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ (الحی قولہ) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضی وفات میں حضرت ابو بکر کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

امام بیہقی نے اس حدیث کی متعدد اسانید بیان کیں پھر ایک اور سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کی اقتداء میں ایک کپڑا پہنے ہوئے نماز پڑھی جس کی دو طرفوں میں دسینہ بنی گریہ لگی ہوئی تھی۔ جب آپ نے اسٹخنے کا ادا کر دیا تو فرمایا: اسامہ بن زید کو بلاؤ۔ وہ آئے تو آپ نے ان کے سینہ سے اپنی پشت کی ٹھیک لگائی، یہ آپ کی پڑھی ہوئی آخری نماز تھی۔ اس میں یہ دلیل ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکر کی اقتداء میں جو نماز پڑھی وہ بیعت کی نماز تھی اور یہی آپ کی آخری نماز تھی جس میں آپ نے حضرت اسامہ کو بلایا تھا۔

یہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مسلم کی صحیح روایت میں ہے کہ ایک بار خود صحابہ کو نماز پڑھانے (جس کا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ذکر ہے) اور ایک مرتبہ حضرت ابو بکر کے پیچھے نماز پڑھی جیسا

اخبرنا ابو سعيد محمد بن موسى بن الفضل، قال: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب قال: حدثنا محمد بن اسحاق الصفاي قال: حدثنا ابن ابي مريه، قال: اخبرنا يحيى بن ايوب قال: حدثنا حميد الطويل عن ثابت البناني، حدثه عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى خلف ابي بكر رضي الله عنه في ثوب واحد برد مخالفين طرفيه فلما اراد ان يقوم، قال: ادع لي اسامة بن زيد، فجاء فاستند ظهره الى نحوه فكانت آخر صلاة صلاها

وفي هذا دلالة على ان هذه الصلاة التي صلاها خلف ابي بكر كانت صلاة الصبح فانها اخو صلاة صلاها، وهي القاء اسامة بن زيد حين فرغ منها فاستنداه في مسيرته

شہ - امام ابو بکر محمد بن حسین بیہقی مترجم ۵۵۴ھ، دلائل النبوت ۵، ص ۱۹۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت



کہ امام شافعی اور امام مسیحی بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے حضرت ابو بکر کے پیچھے جو نماز پڑھی وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی، ایسے مجمع کی نماز کی دوسری رکعت تھی، یہ مجمع بکھاری میں جو ذکر کرے کہ آپ نے پیر کے دن صبح کی نماز میں جبرہ سے نکل کر صحابہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور واپس چلے گئے وہ پہلی رکعت کا واقعہ ہے۔ اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس سے جو روایات ہیں کہ ایام وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے، اور حضرت ابو بکر چلے گئے اور حضور نے نماز پڑھائی، یہ ہفتہ یا آٹھ کے دن ظہر کی نماز تھی، سوالان حدیث میں کوئی خلاف نہیں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس کو امام طبرانی نے ضعیف اور اوسط میں روایت کیا ہے۔

بما ذکرہ اہل المغازی - قلت فالذی تدل علیہ ہذہ الروایات مع ما تقدم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلفہ فی تلك الايام التي کان یصلی بالناس مرة و صلی ابو بکر خلف عمر و علی ہذا احسنهما الشافعی (رحمہ اللہ) فی مغازی موسی بن عقبہ، وغیرہ بیان الصلوٰۃ التي صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثتہا خلف ابی بکر، وھی صلاة الصبح من یوم الاثنين - و فیما روینا عن عبید اللہ عن عائشہ وابن عباس بیان الصلوٰۃ التي صلاھا ابو بکر خلفہ بعد ما افتتحھا بالناس - وھی صلوٰۃ الظہر من یوم السبت، اذ لا حد، فلا یتنبأ فیان - لہ حافظ نور الدین البیہقی بیان کرتے ہیں:

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلف ابی بکر رواۃ الطبرانی فی الضعیف والادسط - لہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے متعلق علماء شیعہ کا منظر یہ شیخ انہی لکھتے ہیں:

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض شدید ہو گیا تو آپ نے حضرت ابو بکر کو یہ حکم دیا کہ وہ صحابہ کو نماز پڑھائیں، اور ان کے لیے حضرت ابو بکر نے کتنی نمازیں پڑھائیں اس میں اختلاف ہے، فقیر کا زعم یہ ہے کہ حضرت ابو بکر نے صحابہ کو صرف ایک نماز پڑھائی تھی اور پھر وہی نماز ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اور حضرت علی اور حضرت فضل کے درمیان ان کے کندھوں

فلما اشتد بہ المرض امر ابی بکر ان یصلی بالناس وقد اختلفت فی صلوٰۃ بہم فالشیعہ تزعم انہ لم یصل بہا الا صلوٰۃ واحدة وھی الصلوٰۃ التي خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منها یتھاذی بین علی والفضل فقام فی المحراب معاً و تاخرا ابو بکر والصحیف عندی وھو الا اکثر الاشہار انھا لم تکن آخر الصلوٰۃ فی حیوۃ

نہ۔ امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ، دلائل النبوت ج ۱، ص ۱۹۳-۱۹۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔  
تہ۔ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر البیہقی متوفی ۸۰۰ھ، مجمع الزوائد ج ۹، ص ۳۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۲ھ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ جَمَاعَةً وَ  
 إِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ  
 يَوْمَئِذٍ ثَمَّ مَاتَ عَلَيْهِ

سہل سے چل کر گئے تھے، پھر آپ محراب میں  
 حضرت ابوبکرؓ کو جمع کر کے، سوئے اور وہ پیچھے  
 ہٹ گئے اور میرے نزدیک بیٹھ گئے۔ یہی  
 وہی جہور کا عتاب ہے اور مشہور ہے کہ یہ نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی آخری جہالت کر لے  
 گا ناز نہیں لگی، اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے وہ  
 دن صحابہ کو نمازیں پڑھائیں پھر آپ کی وفات ہوئی۔

جب امام کے آنے میں دیر ہو تو کسی اور

شخص کو امام بنانے کا جواز

حضرت سہل بن سعدؓ رضی اللہ عنہ بیان  
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود  
 بن موت کے بل صلح کرانے تشریف لے گئے،  
 جب نماز کا وقت آگیا تو موزن حضرت ابوبکرؓ کے پاس  
 گیا اور کہنے لگا اگر آپ جماعت کو اس میں تشریف  
 کہوں، انہوں نے کہا ہاں، حضرت سہل کہتے ہیں کہ  
 حضرت ابوبکرؓ نے جماعت شروع کرادی، اور  
 اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لے آئے اور (پہلی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے  
 حضرت ابوبکرؓ چونکہ انتہائی اہل نماز اور استقامت سے  
 نماز پڑھتے رہے۔ صحابہ کرام نے جب دیکھا  
 کہ حضرت ابوبکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 آنے کا پتا نہیں چلا، تو انہوں نے اہت پر ہاتھ مارنا  
 شروع کیے، جب بکثرت اہت مارنے کی آواز  
 سنائی دی، تو حضرت ابوبکرؓ متوجہ ہوئے اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا۔ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اسی

بَابُ تَقْدِيرِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُصَلِّي بِهِمْ إِذَا  
 تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَكَهْتُمْ خَافُوا مَفْسِدَةً بِالْمَقْدِيرِ  
 ۸۵۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى  
 مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْجَعِيِّ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَّ إِلَى  
 بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّيَهُمْ بَيْنَهُمْ قَحَا تَمَّتِ  
 الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَدِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَصَلَّى  
 بِالنَّاسِ فَأَمَّا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ  
 قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي  
 الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ زَيْنَتِ  
 فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَتَّ  
 فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَارَ  
 إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن  
 امْكُثْ مَكَانَكَ فَزَفَرَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ  
 اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَ  
 تَعَدَّ مَرَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ۔ شیخ ابراہیم بن حاجی حسین انبلی، درۃ النجفیہ شرح معجم البلاغۃ، مطبوعہ تہران (طبع قدیم)